150807-حج کی ادائیگی مہر مقرر کیا گیا لیکن رخصتی کے بعد طلاق دے دی تو مہر کیسے ادا کیا جائیگا ؟

سوال

میں ایک عرب ملک سے تعلق رکھتا اور یورپ میں رہائش پذیر ہوں، میرا یورپین مسلمان لڑکی سے تعارف ہوا اور میں نے رمضان المبارک میں اس سے شادی کرلی، لڑکی نے بطور مہر حج پر جانے کا مطالبہ کیا، لیکن ہماری یہ شادی صرف دو یوم تک ہی رہی.
ہماری علیحدگی کا سبب یہ تھا کہ میں اس کی جنسی رغبت پوری نہیں کر سکا، کیونکہ میرے اندر اس کی درایت نہ تھی اور پھر جنسی ثقافت کی بھی کمی تھی، پہلی اور دوسری رات ہمارے درمیان جو کچھ ہوا بیوی نے وہ سب کچھ اپنے دوست واحباب کو بتا دیا، جب میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے مجھے گھر سے نکال باہر کیا، بعد میں انکشاف ہوا کہ وہ نہ تو رمضان میں روزے رکھتی تھی، بلکہ منگنی کے دوران اس کے ایک دوست سے تعلقات بھی قائم تھے اور اس سے زنا کی بھی مرتکب ہوئی ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرے لیے اسے اس کا مہر دینا جائز ہے، یا کہ میں اسے حج کے اخراجات ادا کروں یا اس سے معاملہ میں تجاہل اختیار کرلوں، اس سلسلہ میں مجھے کوئی نصیحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر آپ نے بیوی کو رخصتی و دخول کے بعد طلاق دی ہے تو آپ کے لیے اسے پورا مہر دینا لازم ہے؛ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{تو تم ان سے جو فائدہ اٹھاؤ تو تم انہیں ان کے مقرر شدہ مہر ادا کرو}.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

.{اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کردو}.

اور ایک مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

.{اور اگر تم کسی بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کرلانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لوگے، اور تم کیسے لوگے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں}.النساء (2019).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2378) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

عورت سے شادی کا حج یا عمرہ بطور مہر مقرر کرنے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، مالکی حضرات اسے جائز قرار دیتے ہیں، اس لیے اگر آپ کے ملک سے حج کے اخرجات میں کوئی بڑا فرق نہیں یعنی سب کمپنیاں تقریبا ایک ہی ریٹ رکھتی ہیں اور اس کے اخراجات معلوم ہیں تو آپ کے لیے اتنا خرچ بیوی کو دینا لازم ہے.

اور اگر اس میں اچھا خاصہ فرق ہے تو پھر اس صورت میں بیوی کو مہر مثل دینا ہوگا، یعنی آپ اسے اس کے علاقے کی عورتوں جتنا مہر ادا کریں گے.

سوم :

اس عورت نے رمضان المبارک میں روزے نہ رکھ کر اور زنا (اگر زنا ثابت ہو جائے) کر کے جو گناہ کا ارتکاب کیا ہے یہ بہت بڑی فحاشی اور گناہ کبیرہ ہے، لیکن ایسا کرنے سے وہ حق مہر سے محروم نہیں ہو جائیگی، ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی تو لعان کے ذریعہ ان کے مابین علحیدگی کر دی گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

" تم دونوں کا حساب اللہ پر، تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تمہیں اس عورت پر کوئی راہ حاصل نہیں "

تو وہ شخص کہنے لگا : میرا مال ؟

یعنی میں نے اسے مہر میں جو مال ادا کیا تھا وہ کہا جائیگا ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تمہیں کوئی مال نہیں ملے گا؛ اگر تم اپنی اس بات میں سچے تھے تو یہ مال اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی بنا پر تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹا بہتان لگایا ہے تو یہ اور بھی زیادہ بعید ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5312) صحیح مسلم حدیث نمبر (1493).

امام نووی رحمہ اللہ کی اس شرح میں لکھتے ہیں :

اس میں دخول و رخصتی سے مہر کے استقرار وجوب کی دلیل پائی جاتی ہے، اور جس مدخولہ عورت سے لعان کیا جائے اس کے لیے بھی مہر کی ادائیگی یہ دلیل بنتی ہے، ان دونوں مسئلوں پر علماء کرام متفق ہیں :

اس حدیث میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ : اگر عورت نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے گناہ کا اقرار بھی کر لیا تو بھی مہر ساقط نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں : شرح صحیح مسلم (126/10).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

" تو یہ اس کے عوض میں ہے جو آپ نے اس کی شرمگاہ حلال کی ہے "

سے یہ نکلتا ہے کہ اگر لعان کرنے والی عورت لعان کے بعد اپنے آپ کو جھٹلا کر زنا کا اقرار بھی کر لے تو اس پر حد واجب ہوگی؛ لیکن اس سے اس کا مہر ساقط نہیں ہو جائیگا " انتہی

دیکھیں : فتح الباری (457/9).

چہارم :

اگر آپ نے ابھی اسی طلاق نہیں دی اور بیوی کا انحراف اور فحاشی آپ کے سامنے واضح ہو چکی ہے تو آپ طلاق دینے میں جلد بازی سے کام نہ لیں؛ بلکہ اس کی طلاق آپ اس پر موقوف کریں کہ وہ اپنے مہر سے دستبردار ہو جائے یعنی وہ خلع حاصل کرے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم انہیں اس لیے مت روکے رکھو کہ تم نے نہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ واضح و کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں}.

اور زنا کاری واضح و کھلی بے حیائی و فحاشی ہے.

اس لیے اگر عورت زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو خاوند کو بیوی پر تنگی کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ خاوند سے خلع حاصل کرے، اور اسے ادا کردہ پورا مہر واپس حاصل کرے.

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (241/2) تفسیر السعدی (172/1).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس لیے اگر بیوی واضح فحاشی و بے حیائی کا ارتکاب کرے تو خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اس پر طلاق مت دے اور اس پر تنگی کرے تا کہ عورت خود فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے؛ کیونکہ عورت نے زنا کر کے خلع کا مطالبہ کیا ہے، اور نکاح کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے؛ اس لیے خاوند کا ایسی بیوی کے ساتھ توبہ کیے بغیر رہنا ممکن نہیں، اور نہ ہی صرف زنا کے ساتھ مہر ساقط ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (320/15).

پنجم :

جب تک دو عادل گواہوں یا پھر بیوی کی جانب سے صریح اعتراف کے ساتھ زنا کا ارتکاب ثابت نہ ہو جائے آپ اس عورت پر زنا کے ارتکاب کی تہمت نہیں لگا سکتے.

مزید آپ سوال نمبر (94893) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.